عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

پھر مٹا دو شرک و بدعت کی ہر اک رسم کہن

چل پڑا جو راہِ حق میں باندھ کر سر پر کفن
خطرۂ دشمن نہ اس کو خدشۂ دار و رسن

گر رہی ہیں باغِ دیں پر بجلیاں ہی بجلیاں
اور اِک ہم ہیں کہ دل میں غم نہ ماتھے پر شکن

ہر قدم پر پرچمِ توحید و سنت گاڑ دو
پھر مٹا دو شرک و بدعت کی ہر اِک رسم کہن

نیک بختی کا نشان ہے خوش نصیبی کی دلیل
خدمتِ دینِ محمد۔ خدمتِ ملک و وطن

ہے ہر اک شے آئینہ دارِ جمال روئے دوست
دشت کی ویرانیاں ہوں یا چمن کا بانکپن

قافلے والوں کی بدبختی کا ماتم کیجئے
ہو امیرِ قافلہ جس قافلے کا راہزن

گوشہ گوشہ اس کا رشکِ مہرِ عالمتاب ہے
پڑ گئی جس دل پہ اس مہرِ ہدایت کی کرن

مقصدِ عاجز خدا شاہد ہے بس تبلیغِ حق
طالبِ تحسین نہ وہ دلدادۂ دادِ سخن

جامِ طہور